www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام

انتخاب: حافظ حسن مدنی

عالم عرب میں اِنقلابات کی صدی

[جانے والی صدی کا المیہ یہ ہے کہ عالم عرب اتحاد کی شدید خواہش رکھنے کے باوجود متحد نہ ہو سکا!]

بیسویں صدی کا سورج طلوع ہوا تو شمالی افریقہ سے لے کر ایران تک پھیلا ہوا سارا عالم عرب تین بڑی طاقتوں یعنی فرانس، برطانیہ اور سلطنتِ عثمانیہ کے زیر نگین تھا۔ مصر پر سلطنتِ عثمانیہ کی حکومت براہِ راست نہیں تھی مگر دستوری طور پر مصر سلطنت عثمانی کا ہی ایک جز تھا۔ الجزائر، تیونس اور مراکش پر فرانس قابض تھا۔ لیبیا اٹلی کے پاس تھا۔ سوڈان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ عراق، شرقِ اردن، فلسطین اور خلیج کی عرب ریاستوں پر بھی برطانوی سامراج کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ لبنان اور شام پر فرانس کا راج تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کے شکست کھا جانے کے بعد عثمانی مقبوضات یورپی ملکوں کے قبضے میں چلے گئے۔ مصر پر براہِ راست برطانوی حکومت قائم ہوگئی۔ فلسطین کو برطانوی مینڈیٹ میں دے دیا گیا۔

جزیرۃ العرب میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک تو اگرچہ ایک عرصہ سے چل رہی تھی تاہم بیسویں صدی کے رُبع اول میں اسے عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آلِ سعود کی مضبوط شخصیت مل گئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے سارے نجد و حجاز اور عسیر کو فتح کر لیا اور دمام سے لے کر تبوک تک جزیرۃ العرب کا بیشتر حصہ المملكة العربية السعودية میں تبدیل ہوگیا۔

سوڈان میں مہدی سوڈانی کی تحریک میں اُتار چڑھاؤ آتا رہا اور مہدی سوڈانی کی قیادت میں سوڈانیوں اور انگریزوں میں زبردست خونیں جنگیں لڑی جاتی رہیں۔ بالآخر جنگ عظیم دوم کے بعد انگریز سوڈان کو آزادی دینے پر مجبور ہوگئے۔ لیبیا میں سنوسی تحریک چلی رہی تھی جس کے زیر قیادت اہل لیبیا نے آزادی کی خاطر بیش قیمت قربانیاں دیں۔ بعد ازاں جب جنگِ عظیم دوم میں اٹلی شکست کھا گیا تو اسے لیبیا سے بوریا بستر گول کرنا پڑا۔ الجزائر میں عبدالقادر کی تحریکِ جہاد بھی کامیابیوں اور ناکامیوں کی ایک داستان تھی تاہم جنگ عظیم دوم کے بعد الجزائریوں نے مسلسل آٹھ سال تک فرانس کے خلاف لڑ کر اور دس لاکھ الجزائریوں کی قربانی دے کر آزادی حاصل کرلی۔

جنگِ عظیم دوم کو اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے کہ اس کے بعد ایک ایک کر کے تمام عرب ملک آزاد ہوگئے۔ ویسے تو جنگِ عظیم اوّل بھی اس لحاظ سے اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں شکست کھانے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد سلطنتِ عثمانیہ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی اور اس کے زیر نگیں تمام عرب ملک ترکوں کے غلبے سے آزاد ہوگئے۔ لیکن یہ آزادی عربوں کو اس لحاظ سے مہنگی پڑی کہ عالم عرب متحد نہیں رہ سکا اور چھوٹے چھوٹے ملکوں لبنان، سوریا، عراق، اُردن اور فلسطین میں بٹ گیا اور پھر یہ سارے ملک فرانس اور برطانیہ کے کنٹرول میں چلے گئے۔ ۲۰ ویں صدی کے وسط تک یا دوسری جنگ عظیم کی ابتدا تک سارے عالم عرب میں صرف دو ہی آزاد ملک تھے۔ مملکتِ سعودی عرب اور شمالی یمن۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا مراکش، الجزائر اور تیونس پر فرانس کی حکومت تھی، لیبیا پر اٹلی کا قبضہ تھا، مصر اور عراق پر برطانیہ کا اقتدار تھا، شرقِ اردن اور فلسطین پر برطانیہ کا کنٹرول تھا، سوریا اور لبنان فرانس کے پاس تھے، سوڈان پر انگریزوں کی حکومت تھی اور خلیج کی عرب ریاستیں وائسرائے ہند کے کنٹرول میں تھیں۔

۲۰ ویں صدی عالم عرب کے لئے اس لحاظ سے بڑی المناک ثابت ہوئی کہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا خنجر عالم عرب کے سینے میں پیوست کردیا گیا۔ ۱۹۴۸ء کی پہلی عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کو شکست ہوئی۔ ۱۹۶۷ء کو دوسری عرب اسرائیل جنگ میں نہ صرف یہ کہ عربوں کو شکست ہوئی بلکہ ان کے ہاتھ سے بہت بڑا علاقہ نکل گیا۔ اسرائیل نے مصر سے سینا چھین لیا۔ شام سے گولان چھین لیا۔ اردن سے سارا مغربی کنارہ اور مشرقی بیت المقدس چھین لیا۔ ۱۹۷۰ء میں پھر عرب اسرائیل جنگ ہوئی مگر باوجود شجاعت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے کے عرب اسرائیل سے اپنا کوئی علاقہ واپس نہ لے سکے۔ بالآخر صدر انور سادات نے کیمپ ڈیوڈ میں اسرائیل سے مصالحت کرکے اپنا مقبوضہ علاقہ آزاد کرایا۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی اردن نے بھی اسرائیل سے مصالحت کرکے اپنے بعض مقبوضہ علاقے آزاد کرائے اور اب صدر یاسر عرفات اسرائیل سے مذاکرات کرکے مغربی کنارے کے لئے نیم آزادی اور داخلی خود مختاری حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ادھر شام گولان کی واپسی کا مطالبہ کررہا ہے جبکہ اسرائیل گولان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہورہا۔ لگتا یہی ہے کہ ۲۰ دیں صدی کا آخری سورج بھی غروب ہوجائے گا اور گولان اسرائیل کے پاس رہے گا۔

۲۰ ویں صدی عرب ملکوں میں انقلابات کی صدی تھی۔ ابتداء مصر سے ہوئی جہاں جنرل نجیب نے شاہ فاروق کا تختہ الٹ دیا۔ شاہ فاروق روم چلے گئے۔ پھر جمال عبدالناصر نے جنرل نجیب کا تختہ الٹ دیا اور انہیں اپنے گھر میں نظر بند کردیا۔ بعد ازاں جمال عبدالناصر نے نہر سویز کو قومی ملکیت میں لے لیا۔ اس اقدام نے جمال عبدالناصر کو عربوں کا ہیرو بنادیا۔ برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کی سزا دینے کے لئے مصر پر حملہ کردیا مگر امریکہ کی دھمکی پر تینوں ملکوں نے مصر کے خلاف فوجی کارروائی بند کردی۔ اس واقعے نے جمال عبدالناصر کا قد کاٹھ اور اونچا کردیا۔ بالآخر جمال عبدالناصر کا بت ۱۹۶۷ء میں پاش پاش ہوگیا۔

مصر کا انقلاب پرامن انقلاب تھا مگر عراق میں جو انقلاب آیا وہ انتہائی خون ریز انقلاب تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے شاہی خاندان کو عورت، مرد اور بچوں سمیت دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ وزیر اعظم نوری السعید کی برہنہ لاش بغداد کی سڑکوں پر گھسیٹی جاتی رہی۔

شام میں مسلسل انقلابات آتے رہے۔ ہر چند مہینے بعد ایک نیا انقلاب آ جاتا تھا۔ سوڈان میں پہلا انقلاب جنرل عبود لائے تھے پھر جنرل نمیری انقلاب لائے اور اب جنرل عمر حسن البشیر سوڈان کے فوجی حکمران ہیں۔ سوڈان میں مسلسل فوجی حکومت کے بعد جمہوری حکومت اور جمہوری حکومت کے بعد فوجی حکومت آتی رہی۔ لیبیا میں کرنل معمر قذافی نے شاہ ادریس سنوسی کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کر لیا وہ گذشتہ ۲۵؍۳۰ برس سے اقتدار کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ اردن کے مرحوم شاہ حسین کا تختہ الٹنے کی بہت کوشش کی گئی مگر ان کی قسمت اچھی تھی۔ وہ سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں بادشاہ بنے تھے۔ ۶۳ برس کی عمر تک بادشاہت کرتے رہے۔ یہاں تک کینسر نے ان کو راہی ملکِ عدم کیا۔ خلیج کی عرب ریاستوں میں بیٹوں نے باپوں کے تختے اُلٹے۔ سلطنتِ عمان اور قطر میں یہی سانحے پیش آئے۔ الجزائر میں بومدین نے بن بیلا کا تختہ الٹ دیا اور بن بیلا کو قید کر دیا جہاں وہ بے چارہ اس وقت تک قید رہا جب تک کہ بومدین کا انتقال نہیں ہو گیا۔

۲۰ ویں صدی کا یہ المیہ ہے کہ عرب اتحاد کی شدید خواہش رکھنے کے باوجود کبھی متحد نہ ہو سکے۔ انہوں نے عرب اتحاد کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لئے ایک عرب لیگ بھی بنائی اور متعدد عرب سربراہی کانفرنسیں بھی کیں، لیکن عرب اتحاد کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔ بعد ازاں کویت پر عراق کے حملے اور قبضے نے تو عرب اتحاد کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ ۲۰ ویں صدی کی ابتداء میں جو عرب قوم پرستی کی تحریک اٹھی تھی اور جو نہر سویز کو قومیانے کے موقع پر اپنے عروج کو پہنچ گئی تھی، اب اپنی موت آپ مر چکی ہے۔ اس کے تابوت میں آخری کیل عراق نے کویت پر قبضہ کر کے ٹھونک دیا۔

۲۰ ویں صدی میں عربوں میں سوشلزم کا بھی بہت زور شور رہا لیکن سوویت یونین کے ٹوٹنے اور چین کے مرتد ہو جانے کے بعد عرب سوشلزم بھی دم توڑ گیا۔ ۲۰ ویں صدی نے پہلی خانہ جنگی اردن میں، دوسری خانہ جنگی لبنان میں اور تیسری خانہ جنگی الجزائر میں دیکھی۔ ۲۰ ویں صدی میں متعدد عرب ملک تیل اور گیس کی دولت سے مالا مال ہوئے جن میں سعودی عرب، کویت، ابوظہبی، دبئی، بحرین، سلطنت عمان، لیبیا اور الجزائر شامل ہیں۔ تیل کی دولت نے عرب ملکوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ تیل پیدا کرنے والے ملکوں میں دنیا کی دلچسپی بہت بڑھ گئی۔ عرب مارکیٹوں کے حصول کے لئے بڑے صنعتی ملک دوڑ پڑے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ عرب ملکوں کی جو لیڈر شپ بچاس کی دہائی میں مصر کے پاس تھی وہ اب تیل پیدا کرنے والے ملکوں بالخصوص سعودی عرب کی طرف منتقل ہو چکی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ